

دل کی بات

”آبروئے مازِ نامِ مصطفیٰ است“

غلقِ کائنات وحدہ لاشریک کو سب سے زیادہ محبت سید الاؤلین والآخرین محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا منشایہ ہے کہ ساری مخلوق اُن سے محبت کرے۔ آپ ﷺ کو بنی نوع انسان کی طرف تا قیامت رحمت بنا کر بھیجا گیا اور آپ ہی کی ختم نبوت پر ایمان کو مد ارجمندات فرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کی آپ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ مشرک کی توبہ قبول ہے مگر بنی رحمت ﷺ کے گستاخ کی توبہ ہرگز قبول نہیں۔

یہ لکھتے ہوئے قلم کا گفتار ہے اور ہاتھ لرزتے ہیں کہ ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے ایک اخبار JYLLANDS POSTEN نے (خاکم بدہن) بنی کریم ﷺ کے توہین آمیز ۱۲ خاکے شائع کیے اور ۱۰ ارجونوری ۲۰۰۶ء کو ناروے کے ایک میگرین نے مکرر یہ تکلیف دہ جسارت کی۔ یہ شر انگریز اور ذیلیں حركت یہود و نصاریٰ کی ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ یہ پوری ملتِ اسلامیہ کی دینی غیرت و حیثیت کو کھلا جیلچنگ تھا۔ سب سے پہلے سعودی عرب کی حکومت نے نوٹس لیا اور سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مصنوعات کا باجیکاٹ کیا۔ یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا۔ پھر کویت اور لیبیا نے اسی فیصلے کا اعلان کیا اور پھر پورے عالم کے مسلمان مضراب ہو کر سراپا اپا احتجاج بن گئے۔ یوں بات چلتے چلتے ”فرنٹ لائے سٹیٹ“ تک پہنچی۔ کبھی مملکت خداداد پاکستان کی پہچان یہ تھی کہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں سب سے پہلی آواز یہاں سے بلند ہوتی تھی اور آج بدنختی کا یہ عالم ہے کہ نام نہاد روشن خیال حکمرانوں کی ایک نحیف، شرمناک اور دبی ہوئی آواز سب سے آخر میں اٹھی اور عالمی دہشت گردوں کے خوف سے تخلیل ہو کر رہ گئی۔ عوام اٹھے، گھروں سے نکل کر شاہراہوں پر آئے، چھیز اور چلائے۔ مگر ان کی پاکار کو دبائے کے لیے فوج، رینجرز اور پولیس نے بندوقیں تان لی ہیں۔

مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد صاحب نے دو مرتبہ اسلام آباد میں ”کل جماعتی قومی مشاورت“ کا انعقاد کیا۔ فیصلوں کی روشنی میں ہڑتا لیں ہوئیں، ریلیاں اور جلوس نکلے، احتجاجی جلسے اور مظاہرے ہوئے۔ قوم متقد ہو کر میدان میں اتری مگر پہلے ہی مرحلے میں روشن خیال حکمرانوں نے کاری وار کیا۔ لا ہو را پر پشاور کے مظاہروں میں منصوبہ کے تحت بھجوائے گئے شرپسندوں کے ذریعے توڑ پھوڑ، آتشزدگی اور اپنے ہی بھائیوں کی ہلاکت کی سازش مکمل کی گئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ شہروں پر بندوق والوں کا قبضہ ہے۔ چکوں پر راکفلیں تی ہوئی ہیں۔ بعض لیڈر نظر بند ہیں اور کارکن قید ہیں۔ جو نجگئے ہیں وہ سوچ چکار میں مصروف ہیں۔ ہم دیانت داری سے سمجھتے ہیں کہ ”قومی مجلس مشاورت“ میں عجلت میں فیصلے کیے گئے یا سانے گئے۔ یہ معمولی بات نہ تھی۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ تھا۔ امت مسلمہ کی حیات و موت